ہتھ تے کھولو

ہاتھ تو کھولو

سائیں سُچّا

Sain Sucha

ہتھ تے کھولو

ہاتھ تو کھولو

پنجابی نظماں

اُردو نظمیں

سائیں سُچّا

Punjabi and Urdu
poems of Sain Sucha
in parallel script

VKF Publication

Vudya **K**itaban **F**örlag

www.vudya.se
vudya@vudya.se

Copyright © Sain Sucha

First Published 2021

e-BOOK edition 2021

Title picture: Jonas Rahil Ahmad

Formating and layout: Sain Sucha

ISBN: 978-91-86620-62-2

انتساب

اُن دوستوں کے نام جو تبدیلی پسند کرتے ہیں

ایک وجود، چار لباسوں میں

یا

ایک خیال، چار زبانوں میں

فہرست

نمبر	ناں	سفحہ نمبر
	تعارف	17
1	میری چاہ	19
2	امید	21
3	انھیرے دے ڈھڈوں چانن	43
4	چانن دے دھارے	45
5	ارتقاء	49
6	خوابی	51
7	انھیرے کولوں ڈردے کیوں او	53
8	اِک سِدھا سوال	59
9	اسلاح	65
10	اکٹھ	65
11	میریاں لیکاں	65
12	ہتھ تے کھولو	67
13	شرکت	69
14	موافکت	71
15	سچ	73
16	مستی	79

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	تعارف	17
1	میری چاہ	20
2	امید	22
3	ظُلمت کے بطن سے نُور	44
4	روشنی کے دھارے	46
5	ارتقاء	50
6	خوابی	52
7	اندھیرے سے ڈرتے کیوں ہو	54
8	ایک پُر خلوص گزارش	60
9	اصلاح	66
10	اکٹھ	66
11	میری لکیریں	66
12	ہاتھ تو کھولو	68
13	شرکت	70
14	موافقت	72
15	سچ	74
16	مستی	80

فہرست

نمبر	ناں	سفحہ نمبر
17	کمبنی	83
18	نواں رُوپ	87
19	شیش گھر وچ	91
20	انسانی المیہ (۱)	95
21	انسانی المیہ (۲)	95
22	انسانی المیہ (۳)	95
23	ڈونگیاں گلّاں تے سوکھے شبد	97
24	میرے گھر وسدا خدا	99
25	ایدھر یا اُودھر	105
26	اکلاپ	113
27	کادے لئی	117
28	سمے دے ہتھ	117
29	نسلوں نسل	119
30	ونڈی ہوئی میں دی شفا	123
31	ہم سفری دا شکریہ	125
32	میں غلط گڈّی تے نہیں چڑھ گیا	129
33	وین	133

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
17	کپکپاہٹ	84
18	نیا رُوپ	88
19	آئینہ گھر میں	92
20	انسانی المیہ (۱)	96
21	انسانی المیہ (۲)	96
22	انسانی المیہ (۳)	96
23	بڑے بڑے مقدمے چھوٹی چھوٹی باتیں	98
24	میرے گھر میں بستا خدا	100
25	دوراہا	106
26	تنہائی	114
27	اب کیوں	118
28	وقت کا ہاتھ	118
29	پُشت در پُشت	120
30	منقسم خودی کے لئے شفا	124
31	ہمسفری کا شُکریہ	126
32	میں غلط گاڑی تو نہیں چڑھ گیا	130
33	نوحہ	134

فہرست

نمبر	ناں	صفحہ نمبر
34	اِک سفنے دے دو سچ	137
35	ہُنے	143
36	سالانہ منزر	147
37	میرا پالے دا یار، گرمیاں دی مسکان لِتیاں	149
38	تین ہائکو نزماں	151
39	اوہ، جنّے زندگی نوں انکار کیتا (۱)	153
40	اوہ، جنّے زندگی نوں انکار کیتا (۲)	155
41	نویں سال دا شربت	157
42	نویں سال لئی	159
43	پہلی مئی	163
44	میں جاننا آں کہ تو کون ایں	165
45	مینوں دس تے سئی	173
46	شبدی	175
47	وکھیڑا	179
48	آگہی	179
49	برف	181

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
34	ایک خواب کے دو چہرے	138
35	اب	145
36	سالانہ منظر	149
37	میرا اجاڑے کا یار، گرم گرم مسُکان لئے	150
38	تین ہائکو نظمیں	152
39	وہ جس نے زندگی کو رد کیا (۱)	154
40	وہ جس نے زندگی کو رد کیا (۲)	156
41	نئے سال کا مشروب	158
42	نیا سال	160
43	پہلی مئی	164
44	میں جانتا ہوں کہ تم کون ہو	166
45	مجھے یہ تو بتاؤ	174
46	شبدی	176
47	اُلجھن	180
48	آگہی	180
49	برف	182

فہرست

نمبر	ناں	صفحہ نمبر
50	جتھے اُڈدا وکت رُک جاوے	183
51	تلسمی بالٹک سمندر	185
52	کالی بِلّی	187
53	ہیرو نہ بنو	189
54	میرے گلاس دا سمندر	195
55	میرے گلاس دا خزانہ	195
56	بیلی، نہ کہ بیَری	195
57	لکھاری دے اتھرو	197
58	کم سیٹ سی	199
59	گرمیاں	201
60	بولا	203
61	جیو	203
62	کویتا	203
63	مینوں وی سِکھا	205
64	نچ(۱)	209
65	نچ(۲)	209
66	نچ(۳)	209

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
50	جہاں اُڑتا وقت رُک جائے	184
51	طلسمی بالٹک سمندر	186
52	کالی بِلّی	188
53	ہیرو مت بنو	190
54	میرے گلاس کا سمندر	196
55	میرے گلاس کا خزانہ	196
56	بیلی، نہ کہ بیَری	196
57	لکھاری کے آنسو	198
58	شادمانی	200
59	گرمیاں	202
60	بہرا	204
61	جینا	204
62	کویتا	204
63	مجھے بھی سِکھاؤ	206
64	ناچ(۱)	210
65	ناچ(۲)	210
66	ناچ(۳)	210

فہرست

نمبر	ناں	صفحہ نمبر
67	بنیاد تے تسلسل	211
68	سلاح	213
69	ٹچّ دی تعریف وچ	215
70	پر کیوں	219
71	اِک پیو توں دھی لئی	223
72	بیساکھی	227
73	اتھرو	229
74	اِک خیال	233
75	سیدھیاں گلّاں	235
76	نسلی غلام	237
77	نچوڑ	239
78	یاری	249
79	کوئی ہور رب	251
80	کاش	253
81	مشاہدہ تے مشورہ	255
82	عشک تے محبتاں	259

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
67	بنیاد اور تسلسل	212
68	صلاح	214
69	ٹٹی کی تعریف میں	216
70	آخر کیوں	220
71	ایک باپ سے بیٹی کے لئے	224
72	بیساکھی	228
73	آنسو	230
74	ایک خیال	234
75	سیدھی باتیں	236
76	نسلی غلام	238
77	نچوڑ	240
78	دوستی	250
79	متبادل رب	252
80	کاش	254
81	مشاہدہ اور مشورہ	256
82	عشق اور محبتیں	260

فہرست

نمبر	ناں	سفحہ نمبر
83	جیون گاڑی، جیون ساتھی	261
84	بغاوت	265
85	اختیار	267
86	جاگو	271
87	توازن	273
88	لاہورئے؛ نمود تے حکیکت؛ یاد، اُمید تے امتحان	275
89	فرک؛ دِسدا تے لُکیا؛ منافک؛ آس	277
90	اوس پار	279
91	والنٹائین ڈے	281
92	زندگی دے آرپار	283
93	رِنداں دی محفِل	285
94	اَے چکر کی اے	287
95	اُدھار چُکائی	289

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
83	جیون گاڑی، جیون ساتھی	262
84	بغاوت	266
85	اختیار	268
86	جاگو	272
87	توازن	274
88	لاہوری؛ نمود اور حقیقت؛ یاد، اُمید اور امتحان	276
89	فرق؛ عیاں اور پنہاں؛ منافق؛ آس	278
90	اُس پار	280
91	والنٹائین ڈے	282
92	زندگی کے آر پار	284
93	رِندوں کی محفِل	286
94	یہ چکر کیا ہے	288
95	قرضہ وصولی	290

تعارف

یہ میری اُن نظموں کا مجموعہ ہے جنہیں میں نے چار زبانوں میں لکھا تھا–انگریزی، اردو، سویڈش اور پنجابی۔

سچ تو یہ ہے کہ آج میں کوئی بھی تحریر سوچ کر کسی زبان میں نہیں لکھتا، سوائے اُس وقت جب مجھے کسی نے کہا ہو کہ اُنہیں کس زبان میں میرا مضمون یا کہانی چاہیئے۔ ہوتا یوں ہے کہ ایک خیال اُٹھتا ہے اور پھر لکھائی شروع ہو جاتی ہے؛ کبھی انگریزی میں اور کبھی کسی اور لپّی میں۔ بہت عرصہ پہلے میں صرف اردو اور انگریزی میں لکھا کرتا تھا، لیکن کچھ وقت سے میں پنجابی اور سویڈش بھی استعمال کر رہا ہوں۔

یوں ہی میری نظموں کی کوئی خاص شکل نہیں۔ یہ میرے بندھے ہوئے خیال ہیں جنہیں آپ جو مرضی ہو سمجھ کر پڑھیں۔ اگر میرے خیال کی آپ تک ترسیل ہوتے ہے تو پھر دونوں کا وقت درست استعمال ہُوا ہے، ورنہ انسان کُچھ اور بھی کر سکتا تھا۔

میں بنیادی طور پر زندگی میں ارتقاء کے فلسفے کو مانتا ہوں۔ ہر زندہ شے ہر لمحے اپنے جسم اور ذہن کی ترقی کے لئے کوشش کرتی ہے۔ کُچھ کامیاب ہوتے ہیں اور زیست کی راہ میں آگے بڑھتے ہیں، کُچھ ناکام ہو کر فنا ہو جاتے ہیں، اور ایک بڑی تعداد اپنی جگہ پر کھڑی رہتی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ جو مشترکہ تبدیلیوں کو اپنانے میں کامیاب ہو جائیں اُن کا مستقبل میں رچنے کا زیادہ امکان ہے، اُن کی نسبت جو کہ ٹھہرے رہ جائیں۔

میری نظمیں اُن کے لئے ہیں جو زندگی میں خود تبدیلی لاتے ہیں، اور آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔
میں مایوس کُن، حسرتی شاعری کے دور میں پیدا ہُوا تھا، اس لئے پڑھی اور سُنی بھی بہت ہے؛
لیکن زندگی کا تجربہ یہ سکھاتا ہے کہ "حرکت میں برکت ہے" والا قول ہی صادق آتا ہے۔

میں نے اردو اور پنجابی تحریر کو آمنے سامنے رکھا ہے کیونکہ بعض اوقات خیال کی گرفت کے لئے اس طرح آسانی رہتی ہے۔

میں یہی نظمیں پنجابی / انگریزی، اردو / انگریزی اور سویڈش / انگریزی میں بھی جاری کروں گا۔۔

لیکن، پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا ان نظموں میں کوئی بات بنی کہ نہیں!

سائیں سُچا

دسمبر18، 2021

میری چاہ

ہر دن، میں تیری اکھاں وچ اتھرو ویکھاں
خوشی دے اتھرو!

میری چاہ

ہر دِن، میں تیری آنکھوں میں آنسو دیکھوں
خُوشی کے آنسو!

امید

1

" جاگ۔۔۔۔۔۔جاگ"
انہیں اپنا سر موڑیا
اوہ اُتھے بیٹھی ہوئی سی
کھڑکیوں باہر
کالی لالی

"ایہ کھُسر بھُسر کیوں
تیرا گلا کیوں بیٹھیا ہویا اے؟"
سویرؔ، بُڈھے کسان نے پچھُیا

"میں جھلّی ساں
جیڑی شہر دے اُتوں لنگی
بجائے اِک پاسیوں آن دے
ہُن میں گا نہیں سکدی"

"کی چاہنی ایں؟"
بابے نوں پنچھی دی آواز وچ
فکر سُنائی دِتّا، تے انُہیں پوچھیا

امید

1

" جاگو۔۔۔۔۔۔جاگو"
اُس نے اپنا سر موڑا
وہ وہاں بیٹھی ہوئی تھی
کھڑکی کے باہر
کالی مینا

"یہ کھُسر پھُسر کیوں
تیرا گلا کیوں بیٹھا ہُوا ہے؟"
سویرے، بوڑھے کسان نے پوچھا

"میں بیوقوف تھی
کو شہر کے اوپر سے گزری
بجائے اس کے گرِد اُڑنے کے
اب میں گا نہیں سکتی"

"کیا چاہتی ہع؟"
بزرگ کو پنچھی کی آواز میں
فِکر سُنائی دیا، تو اُس نے پوچھا

لالی جواب دِتّا –

"میں بڑی دوروں آئی آں
توں دھرتی دا سُچّا پُتر ایں
مینوں وسواس اے کہ تو مینوں سمجھ پائیں گا!"

"مینوں دس
تیرے من وچ کی اے؟"

"ساہڈی دھرتی ماں بڑی بیمار اے
اوہدے بالک انُہوں دُکھ پئے دیندے نیں
اپنی بھیڑیاں کھیڈاں نال
اوہدی کھل ٹینکاں تھلّے زخمی اے
بارود نے اوہدے شریر تے چھالے پائے ہوئے نیں
وِس اوہدی شریاناں وچ پیا وغدا اے
تے اوہدے پھیپڑیاں وچ زہریلی گیساں نیں
اوہدے تے کمنی، پالے تے تپ دی چڑھائی اے

تینوں پچھلا وہڈا دِن یاد اے
اوہدے ڈھڈ وچ کنّی پیڑ اُٹھی سی،
اوہدے سارے بدن وچ تڑپن سی
تاں اُنہیں کنّی وہڈی اُلٹی کیتی سی
اِک سونامی، جنّھے اگّے پچھّے سب ڈوب دِتّا سی

مینا نے جواب دیا –
"میں بہت دُور سے آئی ہوں
تم دھرتی کے سچّے بیٹے ہو
مجھے یقین ہے کہ تم مجھے سمجھ پاؤ گے!"
"مجھے بتاؤ
تمہارے من میں کیا ہے؟"

"ہماری دھرتی ماں بہت بیمار ہے
اُس کے بچّے اُسے دُکھ دے رہے ہیں
اُن کی بد کھیلوں کے بِنا
اُس کی جلد ٹینکوں کے تلے زخمی ہے
بارود نے اُس کے بدن پر چھالے ڈالے ہوئے ہیں
زہر اُس کی شریانوں میں بہہ رہا ہے
اُس کے پھیپڑوں میں مہلک گیسیں ہیں
اُس پر کپکپاہٹ، سردی اور بخار کی چڑھائی ہے

تمہیں پچھلا بڑا دِن یاد ہے
اُس کے پیٹ میں کتنی درد اُٹھی تھی
اُس کے تمام شریر میں سنسناہٹ تھی
تب اُس نے کتنی بڑی قے کی تھی --
ایک سونامی، جس نے ہر سمت تباہی مچادی تھی

تے تینوں یاد اے، کسراں کُجھ ہفتیاں بعد
اُنہوں دھڑکن لگن بعد ساہ کَنا اوکھا آندا سی
اینج لگدا سی جسراں انھیری پئی چلدی ہوئے
جدوں اُچے اُچے سرو تے پپّل دے پیڑ ڈِگ پئے سن

تے توں اے وی نہیں سُنیا
کہ کسراں ہُن اوہدا بدن بخار نال تپدا پیا اے
بڑے بڑے سمندراں وچ ہڑ پئے آندے نیں
جدوں اوہدی چھاتیاں توں برف کھُردی اے

پکھیرو نے کُجھ ساہ لتّا، فیر بولیا
"دھرتی، ساہڈی ماں، توں ہُن ساہڈی لوڑ اے
سہانوں چھیتی اوہدی مدد کرنی اے
سہانوں اپنی دھرتی ماں دے نال کھلونا اے"

اور کیا تمھیں یاد ہے، کہ چند ہفتوں بعد کس طرح
اُسے دھڑکن لگنے کے بعد سانس لینا کتنا مشکل تھا
ایسے لگتا تھا جیسے اندھیری چل رہی ہو
جب اونچھ اونچے سرو اور پیپل کر درخت اُکھڑ گئے تھے

کیا تم نے یہ بھی نہیں سُنا
کہ اب کس طرح اُس کا بدن بخار سے تپ رہا ہے اے
بڑے بڑے سمندروں میں سیلاب آ رہے ہیں
جب اُس کی چھاتیوں سے برف پِگلتی ہے

پنچھی نے کُچھ سانس لیا، پھر بولا
"دھرتی، ہماری ماں، کو اب ہماری ضرورت ہے
ہمیں جلد اُس کی مدد کرنی ہے
ہمیں اپنی دھرتی ماتا کے ساتھ کھڑا ہونا ہے"

III

"میں کی کر سکنا آں؟
میں تے اِک بُڈھا بندا آں
ہر کسے کولوں دور
بِنا کسے اسرتے تاکت دے
میرے کول ماڑی جئی زمین اے
کُج بھیڈاں تے میرا چھترا سا تھی
میری مائی امداد، تے دھی ارود نپ

توں اِک غلت پاسے اُڈ آیا ایں!"

"نہیں، میں تینوں ہی چاہنا واں!
تیرے کول ہی تے نڈر چھترا اے
تے سونے ور گی سُچّی دھی
اِک نوں کسے دا خوف نہیں
تے دوجی نوں کسے بدی دا نہیں پتا
اکٹھیاں اوہ دوویں اَک نہ ہرن والا جوڑا اے
تے میں ایتھے اُنہاں لئی آیا آں!"

III

"میں کیا کر سکتا ہوں؟
میں تو ایک بوڑھا شخص ہوں
سب سے بہت دور
بِلا کسی اثر و رسوخ کے
میرے پاس کچھ معمولی سی زمین ہے
چند بھیڑیں اور میرا چھترا ساتھی
میری بیوی امدادؔ اور بیٹی ارودناپؔ

تم ایک غلط طرف اُڑ آئے ہو!"

"نہیں، میں تمھیں ہی چاہتا ہوں!
تمہارے پاس ہی نڈر چھترا ہے
اور ایک سونے جیسی خالص بیٹی
ایک کو کسی کا ڈر نہیں
اور دوسری کو کسی بدی کا علم نہیں
اکٹھے وہ مِل کر ایک ناقابل شکست جوڑا ہیں
اور میں یہاں اُن ہی کے لئے آیا ہوں!"

بابے نیں سر ہلایا تے بولیا
"اے گل سچ اے کہ میرا چھترا بڑا تگڑا تے بہادر اے
تے میری دھی بالکل نردوش اے
پر اوہ کی کرسکدے نیں
کہ دھرتی ماں نوں سُکھ مِلے؟"

"چُپ چاپ اُنہاں نیں اندر وڑنا اے
دیوتاواں دے بڑے ڈاڈے پہرے آلے نگر وچ
جیہڑا دھنک دے پرلے پاسے اے
فیر اُنہاں نیں کھولنا اے پندورا دا ڈبّہ

"پندورا دا ڈبّہ کھولنا اے!"
بابا گھبرا کے چیکیا۔
"کیا جگ وچ دُکھاں دی کوئی کسر رہ گئی اے
کہ توں ہور پاپ کھُلّے چھڈنے چاہنا ایں؟"

"نہیں، سارے پاپ تے پہلے ای کھُلّے پے پھر دے نیں
بس امید پچھّے رہ گئی سی
پر اوہ اپنی مرضی نال نہیں ٹھہری سی
اُنہوں بڑیاں بھیڑیاں تاکتاں نیں اتھے بن رکھیا سی

بوڑھے نے اپنا سر ہلایا اور بولا
"یہ بات تو سچ ہے کہ میرا چھترا بہت طاقتور اور بہادر ہے
اور میری بیٹی بالکل معصوم
مگر وہ کیا کرسکتے ہیں
کہ دھرتی ماتا کو سُکھ ملِے؟"

"چُپ چاپ انہوں نے داخل ہونا ہے
دیوتاؤں کے سنگین پہرے والے نگر میں
جو کہ دھنک کے دوسری طرف ہے
پھر انہوں نے کھولنا ہے پندورا کا ڈبّہ

"پندورا کا ڈبہ کھولنا ہے!"
بابا گھبرا کر چیخا۔
"کیا دُنیا میں دکھوں کی کوئی کمی رہ گئی ہے
کہ تم اور پاپ کھُلے چھوڑنا چاہتے ہو؟"

"نہیں، سارے پاپ تو پہلے ہی کھُلے پھِر رہے ہیں
صرف امید پیچھے رہ گئی تھی
مگر وہ اپنی مرضی سے نہیں ٹھہری تھی
اُسے بہت بھیانک طاقتوں نے وہاں باندھ رکھا تھا

تے اسی سدیاں توں جی رئے آں
امیدوں بغیر، گھُپ اندیرے وچ
تے ہُن اسی امید نوں آزاد کرانا اے
جے ساہنوں فیر کدی اِک بھرٗوسے والا یکین مِلّے

تاں اوہ کسان اِک واری فیر چیکا
"اک یکین ؟اِک یکین نال کی بنے گا؟
اے لوکاں دے یکین ای تے نیں
جنہاں نیں ایس جگ وچ اینہیاں تکلیفاں تے دکھ پھیلائے ہوئے نیں
اپنے دھٗرم دے ناں تے
لوکی اِک دوجے نوں تباہ پے کردے نیں۔"

"جناب، ایسراں دا یکین نہیں"
پنچھی بولیا:
"نہیں، نہیں، ایہو جئے نہیں!
ایہو جئے یکین تے اُنہاں دے ہوندے نیں
جیڑے یا تے اپنے غرور نال انّھے ہون
یا فیر حسرتاں دے مارے ہون
ایہو جیا یکین علم توں دور ہوندیاں
ساہنوں انہیر نگری دی راہ تے پاندا اے
جتھّے بے گناہ بندے تنگ نزر زالماں دے ہتھ مارے جاندے نیں

ہم تو سدیوں سے جی رہے ہیں
بِلا امید، گھُپ اندھیرے میں
اور اب ہم نے امید کو آزاد کروانا ہے
تاکہ ہمیں پھر کبھی قابلِ اعتماد یقین مِلے

تب وہ کسان ایک مرتبہ پھر چیخا
"ایک یقین؟ ایک یقین سے کیا بنے گا
یہ لوگوں کے یقین ہی تو ہیں
جنہوں نے اس دنیا میں اتنی تکلیفیں اور دُکھ پھیلائے ہوئے ہیں
اپنے مذہب کے نام پر
لوگ ایک دوسرے کو تباہ کر رہے ہیں۔"

"جناب، ایسا یقین نہیں!"
پنچھی بولا:
"نہیں، نہیں ایسے نہیں!
ایسے یقین تو اُن کے ہوتے ہیں
جو یا تو اپنے غرور کے بل اندھے ہوں
یا پھر حسرتوں کے مارے ہوں
ایسا یقین علم سے مبرّا ہوتے ہوئے
ہمیں وادیِ ظلمت کی راہ پر ڈالتا ہے
جہاں بے گناہ افراد تنگ نظر ظالموں کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں۔

یا فیر کُج ایسے لوک جنہاں کول آس ای نہ ہوئے

کُج ایسے بندیاں ہتھ غلت راہ پین بعد،
جیڑے جھٰوٹے اسمانی گللاں دا ناں لے کے
بے گناہ لوکاں نوں مار ن لئی کہندے نیں،
اوہ آپے وی مر دے نیں تے دوجیاں نوں وی ماردے نیں"

IV

"اوہ یکین جیڑا امیدوں اُٹھ کے
بعد وچ پکیاں ہو کہ علم بن جائے
تے جیدے سبوت لئی منتک تے حکیکت ہوئے
ایسا یکین سہانوں روشنی دے رستے تے پاندا اے۔

ایس لئی سہانوں امید نوں آزاد کرانا اے!
جدوں سہاڈے دِلاں وچ امید
دماغ وچ پکّے یکین ہون
تے علم سہاڈی منزل ہوئے
تاں اسی بھٰیڑیاں تاکتاں نوں مات دیاں گے

یا پھر کُچھ ایسے لوگ جن کے پاس کائی آس ہی نہ ہو

کچھ ایسے بندوں کے ہاتھ غلط راہ پڑنے کے بعد،

جو جھوٹی عرشی باتوں کا نام لے کر

انہیں بے گناہ لوگوں کو مارنے کی ترغیب دیتے ہیں

جہاں وہ خود بھی مرتے ہیں اور دوسروں کو بھی مارتے ہیں

IV

"وہ یقین جو امید سے پروان چڑھے
اور پکنے پر علم میں ڈھل جائے
اور جس کے ثبوت کے لئے منطق اور حقایق استعمال ہوں
ایسا یقین ہمیں روشنی کی راہ پر ڈالتا ہے۔

اسی لئے ہمیں امید کو آزاد کروانا ہے
جب ہمارے دِلوں میں امید
اور دماغ میں پکّے یقین ہوں گے
تو علم ہماری منزل ہو گی
تب ہم ان بد طاقتوں کو مات دیں گے